

فاروق اعظم کا لقب

<"xml encoding="UTF-8?">



فاروق

فاروق امام علیؑ کے القابات میں سے ہے جس کے معنی حق کو باطل سے جدا کرنے والے ہیں۔ شیعہ منابع کے مطابق پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علیؑ کو فاروق کا لقب دیا۔ بعض اہل سنت علماء عمر بن خطاب کو بھی فاروق کہتے ہیں؛ لیکن اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ لقب حضرت عمر کو پیغمبر اکرمؐ نے دیا تھا یا اہل کتاب نے۔ امام علیؑ کا لقب

مختلف احادیث کے مطابق پیغمبر اسلامؐ نے "فاروق" کو حضرت علیؑ کے لئے بعنوان لقب استعمال فرمایا ہے۔ [1] لغت میں فاروق کے مختلف معانی ذکر کئے گئے ہیں۔ [2] ان میں سے ایک حق کو باطل سے جدا کرنے والے ہے۔ [3] شیعہ احادیث

بعض شیعہ احادیث میں آیا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علیؑ کو فاروق کے نام سے ملقب فرمایا ہے: "وہ (علیؑ) فاروق ہے جو حق اور باطل کو جدا کرتا ہے۔" [4] "یا علی! آپ فاروق اعظم اور صدیق اکبر ہیں۔" [5]

اہل سنت احادیث

اہل سنت منابع میں بھی بعض احادیث نقل ہوئی ہیں جن میں امام علیؑ کو فاروق کے نام سے یاد کیا گیا ہے: چوتھی صدی کے اہل سنت مورخ ابن عبدالبر پیغمبر اسلامؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میرے بعد ایک فتنہ برپا ہو گا اس وقت علی ابن ابی طالب کی پیروی کرو... وہ اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق ہیں۔ [6]

البتہ بعض اہل سنت علماء ان احادیث کے راویوں میں تردید کا اظہار کرتے ہوئے ان احادیث کو قبول نہیں کرتے ہیں۔[7]

چھٹی صدی ہجری کے اہل سنت مورخ ابن عساکر اپنی کتاب "تاریخ مدینہ دمشق" میں نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے حضرت علیؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم پہلے شخص ہو جس نے میرے اوپر ایمان لے آیا.... تم صدیق اکبر اور فاروق ہو جو حق اور باطل کو جدا کریں گے۔[8]

حضرت عمر کا لقب

بعض اہل سنت علماء حضرت عمر کو فاروق کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ البتہ ان کے درمیان اس بات پر اختلاف ہے کہ ان کو یہ لقب کس نے دیا ہے:

بعض کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے حضرت عمر کو اس وصف کے ساتھ توصیف کی ہیں۔[9] جبکہ بعض اس بات کے معتقد ہیں کہ یہ حضرت عمر کو یہ لقب اہل کتاب نے دیا ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں نے بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے حضرت عمر کو اس لقب سے یاد کئے ہیں اور پیغمبر اکرمؐ نے حضرت عمر کے لئے ایسا کوئی لقب نہیں دیا ہے۔[10]

متعلقہ صفحات

صدیق

حوالہ جات

۱- رجوع کریں: شیخ طوسی، الامالی، ۱۴۱۲ق، ص ۱۴۸۔

۲- مصطفوی، التحقیق فی کلمات القرآن الکریم، ۱۳۶۰ش، ج ۹، ص ۶۹۔

۳- ابن منظور، لسان العرب، ۱۴۱۴ق، ج ۱۰، ص ۳۰۳۔

۴- شیخ صدوق، الأمالی، ۱۴۰۰ق، ص ۲۶۔

۵- شیخ صدوق، عیون أخبار الرضا علیہ السلام، ۱۳۷۸ق، ج ۲، ص ۶۔

۶- ابن عبدالبر، الاستیعاب، ۱۴۱۲ق، ج ۴، ص ۱۷۴۴۔

۷- مراجعہ کریں: ابن عساکر، تاریخ مدینہ دمشق، ۱۴۱۵ق، ج ۲، ص ۲۲؛ ابن عبدالبر، الاستیعاب، ۱۴۱۲ق، ج ۴، ص ۱۷۴۴۔

۸- ابن عساکر، تاریخ مدینہ دمشق، ۱۴۱۵ق، ج ۴، ص ۴۲۔

۹- طبری، تاریخ الطبری، ۱۳۸۷ق، ج ۴، ص ۱۹۵۔

۱۰- طبری، تاریخ الطبری، ۱۳۸۷ق، ج ۴، ص ۱۹۶۔

مآخذ

ابن عبدالبر، یوسف بن عبداللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب، تحقیق: علی محمد البجاوی، بیروت، دارالجلیل، چاپ اول، ۱۴۱۲ق۔

ابن عساکر، ابوالقاسم علی بن حسن، تاریخ مدینہ دمشق، بیروت، دار الفکر، ۱۴۱۵ق۔

ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت، دار صادر، چاپ سوم، ۱۴۱۴ق۔

شیخ صدوق، الامالی، بیروت، علمی، چاپ پنجم، ۱۴۰۰ق۔

شیخ صدوق، عیون اخبار الرضا(ع)، محقق و مصحح: مہدی لاجوردی، تہران، نشر جہان، چاپ اول، ۱۳۷۸ش۔

شیخ طوسی، محمد بن حسن، الأمالی، تحقیق: مؤسسة البعثۃ، قم، دار الثقافۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۴ق۔

طبري، أبوجعفر محمد بن جرير، تاريخ الامم و الملوك (تاريخ طبري)، تحقيق: محمد أبوالفضل ابراهيم، بيروت، دارالتراث، چاپ دوم، ١٣٨٤ق.
مصطفوي، حسن، التحقيق في كلمات القرآن الكريم، تهران، بنگاه ترجمه و نشر كتاب، ١٣٦٠ش.